سوال

(237) سنن ابوداوٗدوابن ماجہ میں : ''قال کان رسول اللہ ﷺ اذاتلا غیر المغضوب

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سنن ابوداوٗدوابن ماجہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے : ''قال کان رسول اللہ ﷺ اذاتلا غیر المغضوب علیھم ولاالضالین قال آمین حتی یسمع من یلیلہ من الصف الاول۔'' یعنی جب رسول اللہ ﷺ نماز میں غیر المغضوب علیھم ولاالضالین پڑھتے تو آمین کہتے پہلی صف والے یہ آواز سنتے تھے۔ اس سے ہمیشہ آمین پکار کرکہنے کا دو طرح پر ثبوت ہوا۔ اوّل یہ کہ کان دائمہ ہے۔ جیساکہ سوال دوم کے جواب میں بیان کیا گیا۔ دوم مضمون اُس کا یہ ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نماز میں ''غیر المغضوب علیھم ولاالضالین'' پڑھتے توآمین اس قدر پکار کرکہتے کہ پہلی صف والے سن لیتے۔ یہ امر ظاہر ہے کہ ''ولاالضالین'' نماز میں ہمیشہ پڑھتے تھے۔ پس یہی کیفیت آمین بالجھر کی ہوگی۔ کیوں کہ ایک کے بعد دوسرا ہے۔ ونیزابن عباس سے مروی ہے۔ ''قال رسول اللہ ﷺ ماحسد تکم الیھود علیٰ شئی ماحسد تکم علیٰ آمین فاکثروامن قولِ آمین۔''یعنی اے مسلمانوں یہودی لوگ جس قدر تم سے آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں۔ اس قدرکسی شے پر نہیں کرتے۔ پس تم کثرت سے آمین کہو۔ یہ امر ظاہر ہے۔ کہ آمین کے سننے سے حسد ہوتا تھا۔ اور سننا جب ہوگا، جب کہنے والا پکار کرکہے گا۔ آج کل یہودی لوگ آمین بالجھر سے بالکل نہیں چڑھتے بلکہ اُن کواس سے کچھ واسطہ نہیں۔ بلکہ ان کے چھوٹے بھائی جوکہ مسلمانوں میں شامل کیے جاتے ہیں۔ اس کی آوازخوشنما سے اس قدر نفرت کرتے ہیں جس قدر گالی سے۔ نعوذباللہ۔ نسائی ومسند امام احمدابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ''اذاقال الامام غیر المغضوب علیھم ولاالضالین فقولواآمین۔''یعنی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب امام ولاالضالین کہے توتم آمین کہو، یہ امر ظاہر ہے کہ امام کا ولاالضالین کہنا ہمیشہ ہے۔ پس اسی طرح مقتدی کا آمین کہنا ہمیشہ ہے۔ پس اسی طرح مقتدی کا آمین کہنا بھی ہمیشہ ہے۔ واللہ اعلم

ارغام المبتدعین ص ۶ مصنف مولانا ضیاء الرحمن صاحب عمرپوری

سوال : ... حدیث قرأت خلف امام کا بعد نزول آیت : ''واذاقرئ القرآن ، الخ'' کے مروی ہونا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث قرأۃ فاتحہ خلف امام یشک بعد نزول آیت { اذاقری القرآن } کے مروی ہے کیوں کہ حدیث قرأۃ فاتحہ خلف الامام کی عبادہ بن صامت سے مروی ہے کیوں کہ حدیث کے رہنے والے ہیں۔ اور آیت { اِذَاقری القرآن } مکی ہے۔ جو قبل ہجرت کے نازل ہوئی۔ دیکھو تفسیر التقان وغیرہ اور حدیث قرأۃ فاتحہ خلف امام کو حضرت ﷺ نے ہجرت کے مدینہ میں فرمایا۔ اور بعد انتقال سرورِ کائنات کے عبادہ کا عمل اس پر رہا۔ تواب کوئی ذی علم اس میں شک نہ کرے گا کہ حدیث قرأۃ فاتحہ خلف امام کی بعد نزول آیت { اِذَاقری القرآن } کے مروی ہوئی ہے۔ علاوہ اس کے حدیث قراۃ خلف الامام خواہ بعد نزول آیہ کریمہ { اِذَاقری القرآن } کے مروی ہو۔ یا قبل۔ اس کے دونوں صورتوں میں کچھ قباحت

نہیں۔ یعنی آیت مذکورہ قرأت فاتحہ خلف الامام کو ہرگز منع نہیں کرتی۔ کیوں کہ آیت سے پہلے یہ مذکور ہے کہ کفار و مشرکین رسول اللہ ﷺ سے معجزے اور نشانیاں طلب کرتے تھے۔ چوں کہ یہ امر آپ کے اختیار سے باہر اور حکم الٰہی پر موقوف تھا۔ اس لیے آپ سن کر خاموش ہوتے تب کافروں کی طرف سے تقاضا ہوتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{اذالم تاتھم بایۃ قالوالولا اجتبیتھا}

اس کے بعد فرمایا:

{قل انما اتبع مایوحی الی من ربی}

یعنی اے محمد ﷺ تو کافروں کو کہہ دے کہ میں پروردگار کے حکم کی پیروی کرتا ہوں۔ اس کے سوا اور میرا کوئی کام نہیں۔ پھر فرمایا:

{ہذا بصائر من ربکم وہدی ورحمۃ لقوم یوسمنون}

یعنی اگر تم کو معجزہ مطلوب ہے تو یہ قرآن تمہارے لیے معجزہ کافی ہے جو کہ ایمان والوں کے ہدایت ورحمت ہے۔ اس کے بعد فرمایا:

{واذاقرء القرآن فاستمعوالہٗ}

یعنی قرآن کا معجزہ ہونا جب معلوم ہو، جب تم اس کو دل لگا کر سنو جب وہ پڑھا جائے تو خاموش بیٹھے رہو۔ کفار کا یہ مقولہ تھا۔ ''لا تسمعوالھذا القرآن والغوافیہ۔''پس اس کے جواب میں آیت مذکورہ کا ارشاد مناسب ہوا۔ اس تقریر سے واضح ہوا کہ آیہ {اِذَا قری القرآن} قرأۃ خلف الامام کے بارے میں نہیں، بلکہ اس کا محل دوسرا ہے جو کہ بیان کیا گیا۔ اگر قرأۃ کے مضمون پر آیت کو محمول کی جاوے گی۔ تو باہم آیتوں میں رابطہ نہ رہے گا۔

دوم اگر تسلیم کیا جاوے کہ آیۃ مذکورہ قرأۃ کے بارہ میں ہے، تب بھی ہمارے مدعا کے خلاف نہیں۔ کیوں کہ معنی آیت کے یہ ہیں کہ جب قرآن پڑھا جاوے۔ تو سنو اور آہستہ پڑھو یعنی اس قدر آواز سے نہ پڑھو، جس سے قاری کو خلجان واقع ہو۔ انصاف کے معنی آہستہ پڑھنے کے بھی مستعمل ہیں جیسا کہ حدیث بخاری وغیرہ میں مذکور ہے۔

سوم اس آیت سے صرف نماز جہری میں قرأۃ خلف الامام کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ سریہ میں ہرگز نہیں ہوتی کیوں کہ سننے والا جب سنے گا۔ جب پڑھنے والا پکار کر پڑھے گا۔ پس حنفیہ کا یہ دعویٰ کہ نماز سریہ وجہریہ میں قرأۃ خلف الامام ممنوع ہے۔ اس آیت سے ثابت نہ ہوا۔ (ارغام المبتدعین ص ۷)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 04 ص 310

محدث فتویٰ